--- یکے از خطباتِ قاری حنیف ڈار صاحب حفظ اللہ --- بڑا بھائی

=====================================

!بڑا بھائی

آپ شاید سمجھے ہوں کہ میں کراچی کی بات کرنے لگا ہوں، ایسا نہیں ہے بلکہ میں اس مظلوم مخلوق کی بات کرنا چاھتا ہوں جو ہر مذہب میں بکثرت پایا جاتا ہے،، اور اس کے معدوم ہونے کے امکانات بالکل نہیں ہیں ! بلکہ ہر ماں کوشش کر کے پہلے بڑا بھائی ہی پیدا کرتی ہے چاہے دیر سویر ہو جائے مگر یہ بڑا بھائی پیدا ہونے سے انکار نہیں کر سکتا!

بڑے بھائی کی سب سے زیادہ اہمیت ہندو مذہب میں ہوتی ہے، جو کراؤن پرنس ہوتا ہے، والد کی ارتھی کو آگ بھی وہی دیتا ہے اور اس کے بعد باپ کی ساری منقولہ و غیرمنقولہ جائداد کا وارث بھی وہی اکیلا ہوتا ہے، باقی سارے بھائی بہن لیگ بائی کے ہوتے ہیں،، وہ سب بھائی بہنوں کی ذمہ داری اٹھاتا ہے،چونکہ دوسرے بھائیوں اور بہنوں کو جائداد میں سے دھیلا نہیں ملتا لہذا قانوناً بھی اور اخلاقاً بھی بہنوں کو جہیز وغیرہ دینا اور بیاہنا اسی کی ذمہ داری بنتی ہے،پھر گھر بار بھی چونکہ اسی کو ملتا ہے لہذا لازماً دوسرے بہن بھائیوں کو رہنا بھی اس کے ساتھ ہی ہوتا ہے،،یوں بھان متی کا کنبہ بنتا ہے جو بہت مشہور ہے!

جب ہمارے باپ دادا نے مغلوں کے گھوڑں کو دانہ پانی کھلاتے پلاتے اور ان کی مٹھی چاپی کرتے کرتے اچانک مسلمان ہونے کا فیصلہ کیا تو وہ ہندو بڑا بھائی بھی ساتھ لے آئے اور مسلمان بڑا اور ہندو بڑا بھائی ملا کر مظلوم بڑا بھائی تخلیق کیا ! ہندوؤں کا بڑا بھائی تو تمام خدمات کے عوض ساری جائداد کا مالک بنتا تھا ،،مگر مظلوم بڑا بھائی وہ ساری خدمات بجا لاتا ہے جو ہندو بڑا بھائی بجا لاتا تھا،یعنی وہ بہن بھائیوں کی فوج بھی پالتا ہے،بہنوں کو بیاھتا بھی ہے،جہیز بھی دیتا ہے،چھوٹے بھائیوں کو پالتا بھی ہے ،خود ان پڑھ رہ کر ان کو پڑھاتا بھی ہے، اگرچہ اس کی وجہ سے اس کی اپنی اولاد ان پڑھ رہ جائے،ان کو کاروبار سیٹ کر کے دیتا ہے،، ان کو الگ مکان بنا کر دیتا ہے،وہ سارے ایک ایک کر کے پھُر کرتے جاتے ہیں ،البتہ بڑے کو الگ ہونے کی اجازت نہیں اور نہ ہی بڑے کی بیوی اس چڑیا گھر سے نکل سکتی ہے، وہ اپنے سامنے اپنے بچوں کے منہ کا نوالہ چھن کر دوسروں کے منہ میں جاتا دیکھتی ہے مگر کر کچھ نہیں سکتی ،اس سے طاقتور تو مرغی ہے جو اپنے بچوں کی خاطر اپنے مالک پر بھی جھپٹ پڑتی ہے،، جب یہ سارے بیاھے جا چکے ہوتے ہیں ،اپنی اپنی حوریں لے کر سیٹل ہو جاتے ہیں،، ان کے بچے پڑھ جاتے ہیں،وہ دھرم پورے سے بحریہ ٹاؤن منتقل ہو جاتے ہیں تو ،،، بڑے بھائی سے حساب کتاب کرنے پہنچ جاتے ہیں،، جائداد تقسیم کر لی جاتی ہے،مکان جس میں ان کو پالا گیا تھا، وہ بڑا جو بیوی کے بار بار کہنے پر الگ مکان نہیں لے رہا تھا،، گن پؤائنٹ پر اس مکان سے اس طرح نکالا جاتا ہے کہ اس کے پاس رات کو سونے کے لئے بستر تک نہیں ہوتا،،پڑوسی ترس کھا کے بستر دیتے ہیں اور وہ کرائے کے

مکان میں شفٹ ہو جاتا ہے ، چھوٹے بہن بھائیوں کا ایک جتھہ ہوتا ہے ،وہ آپس میں ہی رشتے ناتے کرتے ہیں بڑے کے بچے نہ کوئی کرتا ہے نہ دیتا ہے کیونکہ وہ ان پڑھ ہیں،،

ہم نے تو وہ بڑے بھی دیکھے ہیں جنہوں نے بھائیوں کو بلایا لاکھوں درہم لگا کر جیولری کی دکانیں ڈال کر دیں بھائی وہ دکانیں بڑے ہوٹلوں میں ناچنے والیوں پر وار کر گھر سدھار گئے، پاکستان میں ان کے بچے بھی بڑا پالتا رہا،مرغی خانے بھی ڈال کر دیئے اور جب پاکستان گیا تو تینوں چھوٹے بھائیوں نے اس کو پکڑ کر لمبا ڈال کر خوب پھینٹی لگائی اور والدین بھی چھوٹوں کے ساتھ تھے ! اصل ظلم یہی ہوتا ہے کہ جن کی دعاؤں کے لئے بڑا بھائی یہ سب کچھ کرتا ہے وہ جب بھی کوئ کرائسس پیدا ہوتا ہے تو انصاف کرنے کی بجائے چھوٹے بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں اور بڑے کو بددعائیں دیتے ہیں، گویا خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم ! یہ تو پنجابی مظلوم بھائی تھا !

پٹھان بڑا بھائی تو اور بھی زیادہ مظلوم ہوتا ہے !

ایک تو ان میں دو دو شادیاں کرنے کا بہت رواج ہوتا ہے،نتیجہ ظاہر ہے،بہن بھائی بھی بہت سارے ہوتے ہیں مگر ستم بالا ستم یہ ہے کہ وہ تینوں ماؤں سے پیدا ہونے والوں کا بڑا بھائی ہوتا ہے،، وہ پردیس میں کماتا ہے اور گانے سن سن کر جوانی گزار دیتا ہے،، چار پانچ سال بعد گھر جاتا ہے،، پیچھے چھوٹے بھائی چرس پیتے اور بیچتے ہیں،، کبھی موڈ ہوا تو قتل بھی کر دیتے ہیں،، اس بھائی کا کام ان کی ڈالی ہوئی دشمنیاں بھگتانا اور مقدمے لڑنا ہوتا ہے،،اگر پیسہ دے کر قتل کرانا ہو تو بھی پیسہ اسی کو بھیجنا ہوتا ہے کیونکہ یہ بڑا ہے ! اس دوران جو بھی جائداد خریدی جاتی ہے وہ ابا جی کے نام خریدی جاتی ہے،یوں ابا جی کا زیادہ تر کام نئ شادیاں کرنا ہی ہوتا ہے،کیونکہ قربانی کا بکرا جو ملا ہوا ہے۔،، ایک صاحب ناوقت تشریف لائے، اس قسم کے مہمانوں پہ غصہ تو بہت آتا ہے کہ آپ گاڑی کے نیچے گھسے آئل تبدیل کر رہے اور سر منہ تیل میں بھرا ہے اور باہر ٹنا ٹن بیل بج رہی ہے،مگر کیا بھی کچھ نہیں جا سکتا کیونکہ اسپتال اور مولوی کا گھر تو ایمرجینسی سروسز میں شامل ہیں،، پتہ نہیں کون کس لمحے کیا کر بیٹھے؟؟ جن دوستوں کی طرف سے مسائل زیادہ آتے ہیں میں انہیں رمضان میں مسیج کر کے پوچھ لیتا ہوں کہ کسی ایمرجنیسی کا پروگرام تو نہیں میں سونے لگا ہوں ! خیر وہ بھائی بتانے لگے کہ " یارا قیری صاحب ہمارا ایک مسئلہ ہے، ہمارا باپ ہے یارا وہ پاگل ہو گیا ہے ! عرض بھائی جان اسپتال لے جائیں،فرمانے لگے وہ والا پاگل نہیں،، ہمارا ماں فوت ہو گیا تو ہم باپ کو بولا کوئی بڑا عمر کا عورت سے شادی کرو،، تمہارا بھی کام چلے گا،بچہ بھی پیدا نہیں کرو،مگر یارا وہ ہمارا بہن سے بھی چھوٹا بیوی لے کر آ گیا،، ابھی ہم بڑا بھائی ہے ہم نے 6 اپنا بہن بھائی پالا ہے ہم کو تیس سال ادھر ہو گیا ہے،، ایک بہن ہے پانچ بھائی،، ابھی باپ نے 7 دوسرا سے پیدا کیا،، چلو ہم نے وہ بھی پالا،ابھی ہمارا سر دیکھو ،، انہوں نے اپنے سر سے پرنا ہٹایا تو دروازے کے آگے روشنی دگنی ہو گئ ،، جناح ٹرمینل کے رن وے کی طرح لش لش کرتا سر تھا،، ابھی ہمارا یہ حال ہو گیا،،ہمارا نوکری ختم ہے،، ہمارا باپ بولتا ہے تمہارا جو گریجوئٹی تم کو ملا ہے اس کو بھی سب میں بانٹو یا ادھر گھر میں واپس نہیں آؤ،،ساتھ وہ دو سوتیلے بھائی بھی لے کر آیا ہوا تھا،، تا کہ حکم شرعی وہ بھی سن

لیں،، میں نے کہا کہ جو جائداد آپ باپ کے نام لگا چکے ہیں اس میں تو سارے حصہ دار ہیں،، اگرچہ یہ باپ کے نام نہیں لگنی چاہئے تھی،، لیکن آپ کے اس پیسے پر جو آپ کو سروس ختم ہونے پر ملا ہے،تمہارے باپ یا تمہارے بہن بھائیوں کا کوئی حق نہیں ہے !

اسلام اور بڑا بھائی !

اسلام میں سارے بھائی برابر ہیں ،چھوٹے بڑے کی کوئی تفریق نہیں سوائے احترام کے کہ بڑا بھائی احترام میں والد کی جگہ رکھتا ہے، بچے پالنے میں والد کا ہاتھ بٹانا چاہئے اور سب بھائیوں کو یہ کام کرنا چاہئے کہ جو بھی کام پر لگتا جائے اپنا حصے کا بوجھ اٹھائے، اس دوران اگر بڑے کی شادی ہو جاتی ہے تو اب وہ والدین کی خدمت اور مدد کرے گا ،مگر بچ بچا کر،پہلے اپنے بچوں کی سوچ سوچے گا پھر کسی دوسرے کی سوچ سوچے گا،، وہ والد صاحب کے نان نفقے کا ذمہ دار ہو سکتا ہے،مگر اپنے بچوں کی خیال کرتے ہوئے ان کے تعلیمی اخراجات کے ساتھ !

والد کی وفات کے بعد جائداد سب بہن بھائیوں میں حسبِ شریعت تقسیم کر کے سب کو فارغ کر دینا چاہئے چاہے وہ لاکھ ہو یا ہزار ہو یا سو روپیہ،، قل منه او کَثُر ،، قرآن کہتا ہے تھوڑی ہے یا زیادہ مگر تقسیم کرو،، تقسیم کے بعد سارے اپنا مقدر آزمانے نکل جائیں کوئی امیر ہو جاتا ہے تو یہ اس کا مقدر ہے کوئی غریب رہتا ہے تو اپنا مقدر،،کوئی محل بناتا ہے تو اس کا مقدر کوئی جھونپڑی میں رہتا ہے تو اس کا مقدر مگر کِھنڈ پُھنڈ جاؤ،، بہن بیاہنی ہے تو جس طرح جائداد میں سارے وارث تھے اس بوجھ کو بھی سارے مل کر اٹھاؤ،،، بھائی جوان ہو گیا ہے تو کمائے اور شادی کے لئے جمع کرے،،بڑا بھائی کسی کی شادی کا ذمہ دار نہیں !

سب سے بری حالت بڑی بھاوج کی ہوتی ہے،وہ کہیں آ جا بھی نہیں سکتی،، شوہر دبئ سے یا سعودیہ سے چھٹی آیا ہے تو کہیں گھومنے بھی نہیں جا سکتے کہ ساتھ پوری فیملی لے کر جانا ہو گا،، وہ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر جاؤں گا تو سارے بھائیوں کی بیویاں ساتھ لے کر جاؤنگا،، بھائی جان وہ پیچھے اپنی بیویوں کے ساتھ گھومتے پھرتے رہے ہیں ،، اکیلی تو تیری ڈو ڈو کرتی پھرتی رہی ہے،، اب اگر چار دن تو ذرا اسے اور بچوں کو باہر لے کر نکل جائے گا تو اسلام کو کوئی خطرہ نہیں،،اپنے بچوں کے لئے کچھ نہیں لیں گے،کیونکہ یا تو میں سارے بھتیجے بھتیجیوں اور بھانجوں بھانجیوں کے لئے لوں گا اگر اس کی استطاعت نہیں تو پھر میں اپنے بچوں کے لئے بھی کچھ نہیں لونگا،،یوں دوسروں کے جرائم کی سزا اپنی اولاد کو دینا،، اس کے نتیجے میں ایسا باپ اپنی اولاد کی نظر میں بھی دشمن،، بیوی کی نگاہ میں بھی مجرم اور آخرکار جب بھائیوں کی طرف سے بھی جواب ملتا ہے تو کسی طرف کا نہیں رہتا،پھر چلتے پھرتے دورے پڑتے رہتے ہیں اور دیواروں سے باتیں کرتے ہیں !